مسئلہ 2 ایک مالک ہے جس کے 15 ٹرک چلتے
ہیں جو کہ مال سپلائی کرتے ہیں جس میں گندم، لکڑی
وغیرہ شامل ہیں۔ گاڑی میل میں خالی ہونے کے بعد
ڈرائیور مجھ سے کرایہ لیتا ہے جس کا کرایہ 95,000
سے 30,000 تک ہوتا ہے یہ بھی اپنی خوشی سے 500
روپے دیتے ہیں جس کا مالک کو علم ہے میری
اصل رقم 1 ہفتے بعد ملتی ہے

اگر اس سیٹھ کی گاڑی میں مسئلہ ہو جائے مثال کے طور پہ
گاڑی کا حادثہ، گاڑی خراب ہونا، مال سپلائی سے
پہلے چوری ہونا تو وہ 50% پیسے آدھا لیتے ہیں
ایک لاکھ روپے 50% قسطوں میں واپس کرتے ہیں
واپسی پر اپنی خوشی سے میرے مانگے بغیر 5000
سے 7000 تک دیتے ہیں

آیا یہ طریقہ حلال ہے یا حرام

شرعی طریقہ کیا ہے نظر ڈالیے اور وضاحت
کریں۔

ابو اسلامی بھائی
محمد عادل

دارالافتاء

معروف [illegible] تحفظ دارالعلوم کراچی

Scanned by CamScanner

الجواب حامداً ومصلیاً

۱.................مذکورہ طریقہ شرعاً درست نہیں، اور اس طریقہ سے رزق کمانا جائز نہیں، اس سے بچنا ضروری ہے

، لانہ بیع الدین من غیر من علیہ الدین اور حوالہ بانقص من الدین۔

البتہ اس کی ایک جائز صورت یہ ہوسکتی ہے کہ ٹرک والا سائل کو مذکورہ کرایہ وصول کرنے کا وکیل (Agent) بنائے، اور وکیل کے لئے باہمی رضامندی سے کمیشن مقرر کرے، اور ایک الگ معاہدہ کے تحت وکیل ٹرک والے کو کرایہ کی بقدر رقم بطور قرض دیدے، البتہ اس سے کمیشن کی رقم کاٹ لے، اس کے بعد وکیل فیکٹری کے مالک سے کرایہ کی رقم وصول کرے، اور ٹرک والے کو مطلع کرے کہ تمھاری رقم وصول ہوگئی، اور یہ رقم اگرچہ ٹرک والے کی ہے، لیکن اس کو میں اپنے قرض میں محسوب کرتا ہوں۔

لیکن توکیل اور قرض کے دونوں معاملات بالکل الگ الگ ہوں، ایک دوسرے کے ساتھ مربوط اور مشروط نہ ہوں۔

۲...........یہ صورت بھی ناجائز ہے، کیونکہ یہ قرض پر نفع ہے، جو سود ہے، اور سود کا لین دین خوشی سے بھی جائز نہیں ہوتا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عصمت اللہ عصمہ اللہ

دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴

۲۰ ذی الحجہ ۱۴۳۴ھ

۲۴ اکتوبر ۲۰۱۳ء

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفراللہ لہ

مفتی بجامعۃ دارالعلوم کراچی

۲۲/۱۲/۱۴۳۴ھ

مفتی

دارالافتاء